# قیام پاکستان سے قبل سندھی ادبی رسائل و جرائد : تحقیقی جائزہ

*A research study of literary magazine, journal*

*DOI:*

***Dr. Hakim Ali Buriro**

**_Abstract_**

*before establishing Pakistan ,*
*Sindhi literature increases speedy after introducing the formal script of alphabets in 1853.There were numbers of author and poets appear.They gave us thousand of Sindhi books on every genres which became the cause of progress in Sindhi literature.in this way the most prominent contribution from magazine , journal,and newspaper cannot be ignored.These sources enhance the material of Sindhi literature.These magazines and general played vital role in the promotion of quality content.In this paper an attempt has been made to highlight the role of magazines and journals before the partitions.*

**Keywords:**

جدید سندھی ادب کا تاسیسی دور اور عہد تعمیر ایک صدی پر محیط ہے۔ان ادوار میں سندھی زبان و ادب نے نہایت برق رفتاری سے ترقی کی منزلیں طے کی ہیں۔اس مدت میں سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں کتابیں ہر موضوع اور ہر صنفِ ادب میں شائع ہو چکی ہیں اور ہر عشرے میں لکھنے والوں کی تازہ دم نسلیں دیوانِ ادب میں داخل ہوتی رہی ہیں۔اس دور کے لکھنے والوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان کی مکمل بائیوڈیٹا بنائی جانی چاہیے۔اس دور کے ادبی فروغ کا اصل سہرا ان رسائل و جرائد کے سر بندھتا ہے جو گزشتہ ایک صدی کے دوران سندھ کے مختلف شہروں سے شائع ہوتے رہے ہیں۔

یہ رسالے و جریدے مختلف سماجی اور ادبی اداروں کے تحت جاری ہوتے رہے ہیں اور ان کے مقاصد بھی مختلف رہے ہوں گے لیکن ان سب کا مقصد سندھی سماج اور معاشرے کی اصلاح رہا ہے۔اسی اصلاحی رجحان کے فروغ کے لیے زبان، ادب، شعر و شاعری، ناول و افسانے کی اشاعت ضروری تھی۔ چنانچہ جہاں ایک طرف ان رسائل کی مقبولیت کے لیے ان میں دلچسپ مواد کی اشاعت ضروری تھی، وہیں ادبی تخلیقات کی عام لوگوں تک یہ رسائل و جرائد لازمی ٹھہرے تھے۔چنانچہ اس دور کے رسائل و جرائد نےسندھی زبان و ادب کی جو خدمات انجام دی ہیں، وہ بے مثال ہیں۔

……………………………………………….
*Department of Pakistani Language, AIOU

یہاں ہم ایسے ہی چند خاص خاص رسائل و جرائد کا ذکر کرنا چاہیں گے۔" سندھی صحافت کی داغ بیل سندھ میں پریس کی سہولت کے ساتھ ہی پڑ چکی تھی"۔[1]

سب سے پہلا پریس کراچی میں ۱۸۵۸ء میں قائم ہوا تھا اور اسی سال فوائد الاخبار" کے نام سے ایک ہفت روزہ اخبار جاری کر دیا گیا تھا۔یہ فارسی اور سندھی زبانوں میں شائع ہوتا رہا ہے۔پہلا شمارہ ۲۵ مئی ۱۸۵۸ء کو شائع ہوا تھا۔اس میں زراعت، تعلیم، سائنس، تاریخ اور معلومات عامہ سے متعلق مواد چھپا کرتا تھا۔[2]

اسلام ۱۸۶۰ء میں سکھر میں مطلع خورشید" کے نام سے پریس قائم کیا گیا جو کراچی کے پریس بنام مفرح القلوب کے مالک مرزا مخلص علی کی ملکیت تھا۔یہاں سے بھی فارسی اور سندھی زبان میں ایک ہفتہ روزہ "مطلع خورشید" کے نام سے شائع ہونا شروع ہوا۔چنانچہ ہفت روزہ " فوائد الاخبار اور مطلع خورشید سندھی صحافت کے نقش اولیں کہے جائیں گے۔

حکومت سندھ کے محکمہ تعلیم کی طرف سے سندھی زبان میں "سندھ سدھار کے نام سے تیسرا ہفت روزہ اخبار ۱۸۶۶ء میں جاری ہوا۔جو بالعموم محکمہ تعلیم کی نگرانی میں شائع کیا کرتا تھا۔لیکن تعلیم کے شعبے سے تعلق رکھنے والے موضوعات پر بھی دلچسپ مضامین اور معلومات شائع کیا کرتا تھا۔

کراچی اور سکھر کے علاوہ جیسے جیسے طباعتی سہولتیں فراہم ہوتی گئیں، ویسے ویسے، حیدرآباد، شکار پور، نواب شاہ، خیر پور میرس اور لاڑکانہ سے مختلف رسائل و جرائد شائع ہونے لگے۔ چنانچہ کراچی سے سندھ مدرسہ کا جرنل " معاون مجمع اور مرزا محمد صادق کا معین الاسلام زیادہ مشہور ہوئے۔

نومبر ۱۸۹۰ء میں سندھی کا پہلا ماہ وار رسالہ " سرسوتی" کے نام سے نکلا۔جس کے مدیر سادھو ہیرا نند تھے۔یہ رسالہ دراصل ہندو سوشل ریفارم ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام شائع ہوا تھا۔چنانچہ اس میں جو سماجی ، تعلیمی اور ادبی مواد شائع ہوتا تھا، اس کا اہم مقصد اصلاح معاشرہ تھا یہ رسالہ کم و بیش پچیس سال تک بلاناغہ شائع ہوتا رہا ہے اور اس میں اپنے عہد کی یادگار تخلیقات شائع ہوئی ہیں۔جدید ادب کی نشر و اشاعت میں سرسوتی" کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

ماہ نامہ سدھار پتریکا ... یہ رسالہ بھی حیدرآباد سے ہندو سوشل ریفارم ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام نکلنا شروع ہوا تھا اور اس کا مقصد خواتین میں تعلیم کی رغبت و شوق پیدا کرنا تھا۔ چنانچہ عورتوں کے لیے نکلنے والا یہ پہلا سندھی رسالہ تھا جو گورمکھی میں شائع ہوتا تھا۔اس کے مدیر سادھو نول رائے تھے۔)
۱۸۹۹ء میں لاڑکانہ کے قریب واقع باقرانی کے مطبع مظہر العجائب سے ایک دینی رسالہ "الاخوان المسلمین" جاری ہوا جس میں مذہبی موضوعات پر مشتمل علمی مواد شائع ہوا کرتا تھا۔اس رسالے کی قیمت صرف ڈھائی روپیہ سالانہ تھی۔

اس زمانے میں امروٹ شریف سے ایک اور مذہبی رسالہ "ہدایت الاخوان شائع ہوا تھا جو صرف ایک سال نکل کر بند ہو گیا۔

۱۸۹۹ء میں ڈی جے کالج کا میگزین مخزن'' نکلنا شروع ہوا اور قیامِ پاکستان تک نکلتا رہا۔ابتدا میں اس کے تین حصے ہوتے تھے۔انگریزی، سندھی، گجراتی۔۱۹۴۰ء میں ایک سیکشن اردو کے لیے بھی مخصوص کیا گیا تھا۔اس میں کالج کے طلبہ اوراساتذہ کی تحریریں شائع ہوتی تھیں جس میں عالمی ادب کے شاہ پاروں کے ترجموں کو بطور خاص شاملِ اشاعت کیا جاتا تھا۔اس کے مدیر سادھو تھانور داس واسوانی تھے۔ایسے ہی رسائل میں ماہ وار رسالہ تعلیم'' جو ٹریننگ کالج فار مین حیدرآباد کے زیر اہتمام ۱۹۰۲ء سے اور پاکستان کے قیام کے بعد تک جاری رہا ہے۔اس میں تعلیم کے فروغ پر تکنیکی اور مفید معلوماتی مضامین کے علاوہ اہم علمی و ادبی موضوعات پر سنجیدہ مضامین اور تازہ ترین تخلیقات شائع ہوتی رہی ہیں۔۱۹۰۲ء ہی میں ایک اور ماہ وار ناول'' حیدرآباد سے شائع ہونا شروع ہوا جس میں سندھی طبع زاد اور ترجمہ شدہ فکشن قسط وار شائع ہوتا تھا۔

۱۹۰۴ء میں محمد ہاشم مخلص نے تحفہ احباب'' کے نام سے ایک ماہ وار رسالہ حیدرآباد سے نکالا تھا جس میں تحریک آزادی کے حق میں اور انگریز سامراجیت کے خلاف مضامین شائع ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ اسے انگریز حکومت کے استبدادی رویے کا شکار بھی ہونا پڑتا تھا۔

1911ء میں حیدرآباد سے ایک ماہ وار رسالہ ''جعفر زٹلی'' کے نام سے نکلا تھا جس کے سر پرست اعلیٰ غلام محمد بھرگڑی تھے اور مدیر محمد ہاشم مخلص تھے۔یہ رسالہ بنیادی طور پر طنز و مزاح کے ادب پر مشتمل ہوتا تھا۔سندھی ادب میں طنزیہ و مزاحیہ ادب کے ذوق کی ترویج و تہذیب میں اس رسالے کا اہم کردار رہا ہے۔لیکن اسے زیادہ طویل عمر نصیب نہ ہو سکی اور ڈیڑھ دو سال ہی کے بعد بند ہو گیا۔طنز و مزاح کے باب میں محمد ہاشم مخلص کے ایک وسرے رسالے کا ذکر بھی ضروری ہے جو ۱۹۱۵ء میں نکلنا شروع ہوا تھا۔''کچکول'' کا اپنا مخصوص سیاسی نکتہ نظر تھا لیکن اس میں طنز و مزاح کی حامل منظومات اور مضامین خصوصی اہتمام سے شائع کیے جاتے تھے۔

سندھ ساہت سوسائٹی کا ماہ وار جریدہ لال چند امر ڈنومل کی زیر ادارت ۱۹۱۴ء میں حیدرآباد سے نکلنا شروع ہوا تھا لیکن بعد میں کراچی منتقل کر دیا گیا۔یہ رسالہ کم و بیش پندرہ سولہ سال تک مسلسل

نکلتا رہا ہے اور جدید سندھی ادب کی اشاعت میں اس پرچے کا نہایت گراں قدر حصہ رہا ہے۔اس لیے لکھنے والوں کا سرگرم تعاون حاصل تھا۔

اس میں سندھی ناول، افسانے ، ڈرامے اور مضامین باقاعدہ شائع ہوتے رہے ہیں۔جہاں تک کہ اس میں بعض کتابیں بھی قسط وار شائع کی گئی ہیں۔سنجیدہ قارئین میں اس رسالے کی مقبولیت دوسرے ہم عصر رسالوں سے کہیں زیادہ تھی۔

”اسی دور (۱۹۲۰) میں جیٹھ مل پر سرام نے تھیوسوفیکل تحریک کی تبلیغ کے لیے روح رھان کے نام سے ماہ وار رسالہ نکالا جس کے نائب

مدیر مرزا قلیچ بیگ کے صاحب زادے اور معروف سندھی افسانہ نگار مرزا نادر بیگ تھے۔اس میں بھی جدید سندھی ادب کی اشاعت ہوا کرتی تھی“۔[3]

۱۹۳۰ء میں مسٹر شیوک بی موٹوانی نے کتابی سلسلہ ”بالکن جی باڑی“ (بچوں کی پھلواری) کے نام سے شروع کیا تھا جس میں بچوں کی دلچسپی کے مضامین، کہانیاں، تصاویر، منظومات وغیرہ نہایت دیدہ زیب انداز میں شائع کی جاتی تھیں۔اس ادارے کی مطبوعات نے ہندوستان گیر شہرت پائی ہے اور قرۃ العین حیدر نے اپنے بچپن کی یادوں میں بالکن جی باری کو خاص طور پر یاد کیا ہے۔اسی ادارے نے ایک ماہ نامہ گلستان“ کے نام سے بھی جاری کیا تھا۔رام بھا دنداس اس رسالے کے مدیر رہے ہیں۔ اور اس میں بچوں کے لیے نہایت اعلیٰ اور معیاری ادب شائع کیا جاتا تھا۔بچوں ہی کے لیے امرلعل ہنگورانی نے پھلواری رسالہ (۱۹۳۴ء ) جاری کیا تھا۔جس نے بچوں میں تعلیمی ترقی ، سماجی شعور ادب، ادبی ذوق پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔بچوں کے ادب کے سلسلے میں شیوک بھوج راج کے رسالے ماہ نامہ گلشن کراچی کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں، اس رسالے کے ادارتی بورڈ میں پاروتی گدوانی اور لعل چند امر ڈنو مل جیسے ادیب شامل تھے۔”بالک“ کے ایڈیٹر عبداللہ عباسی اور سب ایڈیٹر بھگوان سدا رنگانی تھے اور یہ کراچی ۱۹۳۳ء سے ۱۹۳۶ء تک نکلتا رہا۔اس مختصر سی مدت میں بھی اس رسالے نے بچوں کے ادب میں خاصا نمایاں کردار ادا کیا ہے۔”بیسویں صدی کے آغاز ہی سے ہفت روزہ رسائل، ماہ نامہ جرائد، اور روز ناموں کی اشاعت عام ہوتی چلی گئی۔جناب اللہ رکھیو بھٹ نے اپنے تحقیقی مقالےسندھی رسالو جی تاریخ میں تین سو سے زائد ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہانہ رسالوں

اور جریدوں کا تذکرہ کیا ہے جو بیسویں صدی کے نصف اول میں سندھ کے مختلف مقامات سے نکلتے رہے ہیں۔ان میں سے بعض رسائل محض چند روزہ بہار دکھا سکے لیکن اکثر و بیشتر نے طویل عمریں پائیں۔ان رسائل میں ہر قسم کے موضوعات پر مضامین شائع ہوتے تھے"۔4 مختلف سماج سدھار تنظیموں کی جانب سے شائع ہونے والے رسائل ہندوؤں میں سماجی، مذہبی اور اخلاقی اصلاح کا شعور پیدا کرنا چاہتے تھے اور اکثر معاشرتی برائیوں کی روک تھام کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔مسلمانوں کے مذہبی مدارس اور اداروں کی جانب سے شائع ہونے والے رسائل میں اسلام، قرآن، حدیث، فقہ وغیرہ کے مسائل پر گفتگو ہوتی تھی۔بعض پرچے محض تفریحی مواد سے آراستہ ہوتے تھے اور ان میں فلم، ڈرامے، نوٹنکی، گانے بجانے اور جاسوسی وغیرہ سے لیس مواد چھپتا تھا۔خالص ادبی اور علمی رسائل میں کراچی، حیدرآباد، لاڑکانہ اور سکھر سے شائع ہونے والے ہفت روزہ ماہانہ اور سہ ماہی پرچوں میں "زندگی"، "باغی"، "کائی، پرستان، "مہران ( کراچی، پرہ پھٹی (طلوع صبح)، صوفی، گل پھل" (بچوں کا پرچہ )، ادیب، ہرن، آشا"، "عبرت"، "ساقی"، "روشنی کھائی"، "ویل"، مجاہد (اردو) سندھی)، المنار، گلستان سندھو ، مخزن، «مخلص"، "ناری (خواتین کے لیے)، الامام" ( تاریخی)، "مکھڑے"، " آستانہ ادب، (گڑھی یاسین)، "رتن، «صوفی»، «گلزار"، "گلستان"، "غالب"، "گل دستہ سندھ، "الجامع»، «عندلیب»،الکاتب" وغیر ہم شامل تھے۔

ان رسالوں میں "المنار" سکھر کی ادارت میں پیر حسام الدین راشدی، سید محمد علی شاہ اور حافظ عبدالحمید بھٹی (جو مشہور ادیب رشید بھٹی کے والد تھے ) شامل تھے۔صوفی کے مدیر مشہور ادیب آغا غلام نبی تھے۔ماہ نامہ شانتی لال چند جی مر چندانی کراچی سے نکالتے تھے۔مخلص کے مدیر محمد ہاشم مخلص تھے۔ساقی کے ایڈیٹر وسن مل ہنگورانی اور ہری دریانی دلگیر تھے۔" پڑھ پھٹی" کے مدیر گوبند مالھی اور ماہ وار "باغی" کےایڈیٹر شیخ ایاز تھے۔یہاں صرف ان رسائل و جرائد کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں ادبی تحریریں خصوصیت کے ساتھ شائع ہوتی تھیں اور ان رسالوں اور جریدوں کے تذکرے سے گریز کیا گیا ہے جن کے پیش نظر جدید ادب کی اشاعت کی بجائے دوسرے مقاصد ہوا کرتے تھے۔ مثلاً اکثر رسائل خالص مذہبی نوعیت کے تھے جو ہندو اور مسلم سماجی و مذہبی اداروں اور جماعتوں کی طرف سے شائع ہوا کرتے تھے۔اسی طرح بعض رسائل برادری کے حالات و واقعات کے اظہار کے

لیے اور بعض پیشہ ورانہ نوعیت کے ہوتے تھے جیسے طبابت کے پیشے سے تعلق رکھنے والے متعدد اخبار اور رسالے باقاعدگی کے ساتھ ہوتے تھے۔اگر ان سب رسالوں کو شامل جائزہ کر لیا جائے تو ان کی تعداد سیکڑوں سے تجاوز کر جائے گی۔اسی طرح مذکورہ بالا جائزے میں صرف ۱۹۴۶ء تک کے رسائل پیش نظر رہے ہیں۔

## حوالہ جات

[1] جی ایم کیوہٹ،سندھی رسالت جی تاریخ،روشنی پبلی کیشن،ص،105

Jee am  Kiouhat sindhi risalat jee tareekh, roshni pbli kishn, s, 105

[2] سنگھار املکانی،پروفیسر،سندھی نشر جی تاریخ روشنی پبلی کیشن،ص۱۳۶-۱۳۷

Sangharaa mlkani, proffessor, sindhi Nashar jee tareekh roshni pbli kishn, s ۱۳۷-۱۳۶

[3] سندھی ادب جی مختصر تاریخ، میمن ڈاکٹر عبدالمجید سندھی،انسٹیٹوٹ آف سندھ الاجی، جام شورو، ص،۲۴۶

Sindhi adab jee mukhtasir tareekh, memon dr abdalmjid sindhi,instute of Sindh alaji, jaam shoru, s, ۲۴۶

[4] جی،ایم کھوہٹ،سندھی رسالت جی تاریخ،روشنی پبلی کیشن،ص108

Jee, am kiouhat, sindhi risalat jee tareekh, roshni pbli kishn, s 108